تبدیلیٔ جنس اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

SEX REASSIGNMENT IN THE LIGHT OF ISLAM

عبدالحمید آرائیں*

DOI: 10.29370/siarj/issue4ar2
Link: https://doi.org/10.29370/siarj/issue4ar2

ABSTRACT:

Due to the advancements in the field of medical sciences, it has become possible to change one's gender from male to female or vice versa. Sex change is a process by which a person or animal's sex is medically reassigned or changed, i.e. female sexual characteristics and organs are substituted by male ones in order to change their sex, or vice versa. It is interesting to note that in some cases, sex change may occur naturally, for example, the case of the sequential hermaphroditism observed in some species. However, the sex of a human baby is determined by chromosomes and does not automatically change by itself, as far as it is observed so far. Males have a Y chromosome in addition to the X chromosome, while the females have two X chromosomes. The Y chromosome contains a specific gene which is a determining factor in terms of gender. This gene cause cells in an embryo to differentiate and develop male genitals. On the other hand, the embryos without the testes are the determining factor for the female gender. This is called gender dysphoria. However, the term is commonly used for sex reassignment therapy, including sex reassignment surgery, carried out on humans. It is also sometimes used for the medical procedures applied to intersex people. Islam does not permit for sex reassignment therapy in general. But in some cases where sex reassignment therapy is essential for which people facing gender identity disorder, this therapy is not only allowed but it is recommended also. In this article, we will discuss its basis and relevant rulings.

KEYWORDS: Sex reassignment therapy, Gender Identity Disorder, Urologist, Intersex, Dysphoria.

* پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر، سندھ یونیورسٹی، جامشورو، لیکچرر، اسلامیات، گورنمنٹ سچل آرٹس وکامرس کالج، حیدرآباد برقی پتا:
arainhameed@gmail.com

کلیدی الفاظ: تبدیلیء جنس کا آپریشن نقص الجنسی کی تشخیص، ماہر امراض گردہ و مثانہ، مجامعت، جنسی بیماری۔

تعارف:

انسان کے اس دنیا میں نزول کے ساتھ ہی علوم طب کا آغاز ہو گیا۔ انسان جیسے جیسے ترقی کرتا گیا اس کے ساتھ دوسرے علوم کی طرح علم طب نے بھی ترقی کی۔ علم طب کو تمام اقوام کی مشترک میراث تصور کرتے ہوئے اس کے ارتقاء سے متعلق اولین حقیقت پسندانہ اور بے لاگ مؤقف ساتویں صدی ہجری کے ابن ابی اصیبعہ کی کتاب "عیون الانباء فی طبقات الاطباء" کی صورت میں ملتا ہے کہ !

"طب وہ میراث ہے جو تمام بنی آدم کی مطلوب و مقصود ہے اور ہر قوم کا اس میں حصہ ہے"[1]۔

اطباء (Doctors) ابتداء ہی سے انسانی جسم کے تعلق سے پریشانیوں اور بیماریوں کا علاج کرتے آرہے ہیں۔ جب انسان نے ترقی کے اتنے مراحل طے نہیں کیے تھے تو سادہ انداز میں جڑی بوٹیوں کو استعمال کیا جاتا تھا مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ حضرتِ انسان ترقی کی منازل طے کرتا گیا اور علاج معالجے کے طور طریقے بھی تبدیل ہوتے گئے۔ انسانی جسم کا تفصیلی معائنہ کیا جانے لگا اور جراحی (Operation) کی جانے لگی۔

نئی نئی بیماریاں دریافت ہونے لگیں اور ان کے علاج بھی۔ ان ہی بیماریوں میں سے ایک بیماری یا مسئلہ تبدیلِ جنس بھی ہے۔ یعنی کسی کی جنس تبدیل ہو جانا یا بعد میں جنس تبدیل کروانا۔ مثلاً کسی بچے کی پیدائش کے وقت معائنہ اور احوال و ظروف دیکھ کر اس پر بچے یا بچی کا حکم لگایا تھا لیکن جب وہ بڑھنے اور جوان ہونے لگا تو فطری طور پر اس کے جسمانی اور جنسی اعضا میں بھی تبدیلی واقع ہونے لگی۔ سن بلوغت تک پہنچنے پر جب تفصیلی معائنہ کیا گیا تو معاملہ پہلے حکم کے بلکل الٹ نکلا اور بذریعہ آپریشن جنسی تبدیلی کرنا پڑی۔ جس کے متعلق شروع میں بچی کا تصور کیا گیا تھا وہ اب مرد کہلوانے لگا یا جسے ابتدا میں بچہ کہا گیا وہ عورت ثابت ہوئی تو ماہرین اس کیفیت کو تبدیلیٔ جنس کا نام دیتے ہیں[2]۔

طبّی طور پر سب سے پہلے صنفی شناخت کی خرابی (Gender Identity Disorder) کے موضوع پر فریڈ ریچ (Friedreich) نے 1830ء میں لکھا تھا۔ پھر کئی سال تک یہی سمجھا جاتا رہا کہ یہ ان کا نفسیاتی مسئلہ ہے۔ جس کی وجہ سے ایسے لوگ جنس مخالف کی طرف کشش رکھتے ہیں[3]۔ برطانیہ اور ویلز میں ایسے لوگ جو صنفی شناخت کی خرابی کے مرض میں مبتلا ہیں ان کی تعداد تقریباً 34000 مردوں میں سے ایک اور 108000 عورتوں میں ایک عورت اس مسئلہ کا شکار ہیں[4]۔

متعلقہ مواد (Literature review):

اسلام اور جدید میڈیکل سائنس؛ مصنف شوکانی محمد شوکت؛ دار الاندلس، لاہور:

عصر حاضر کے جدید میڈیکل سائنس کے متعلق معلوماتی کتاب ہے۔ اس میں ڈی این اے ٹیسٹ، ٹیسٹ ٹیوب بے بی ،انتقالِ خون جیسے اہم مسائل کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ کتاب سائنس کے شاگردوں کے لیے مفید ہے۔

Roberto, L. Research Article: Issues in "Diagnosis and treatment of transsexualism". Archives of Sexual behavior 1983, Volume:12, Issue: 5.

اس تحقیقی مضمون میں تبدیلی جنس سے متعلق تاریخی وبنیادی معلومات دی گئی ہیں۔ ابتدائی طور پر موضوع کے متعلق کافی مواد ہے مگر جدید طریقہ علاج وعلاماتِ مرض کی معلومات کے لیے دوسرے ذرائع پر انحصار کرنا ہوگا۔

A.W. Yousafzai, Naila Bhutto, Case Report: gender Identity disorder. Is this a potentially fatal condition? Department of Psychiatry, The Aga Khan University Hospital, Karachi; 2007;19(4)136-137

جامعہ آغا خان، کراچی کے دو اسکالرز کا کیس اسٹیڈی مقالہ ہے جس میں انہوں نے ایک ایسے فرد کے بارے میں معلومات دی ہیں جو صنفی شناخت کے مسئلہ سے دوچار ہے۔ اس کیس کی ہسٹری، علامات، معاشرتی مسائل اور علاج کے بارے میں تفصیلی معلومات درج ہیں۔ ایسے بچے جن کے ساتھ جنس کا مسئلہ درپیش ہوتا ہے انہیں کن کن معاشرتی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس مقالہ میں ان کی نشاندہی کی گئی ہے۔

صنفی شناخت کی خرابی کی وجوہات:

اللہ تبارک تعالیٰ نے انسان کو نہایت ہی اچھے طریقے سے پیدا کیا۔ ارشادِ ربانی ہے:

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ ۔[5]

"قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی اور طور سینا کی! اور اس امن والے شہر (مکہ) کی! بے شک ہم نے انسان کو انتہائی عمدہ ترکیب میں پیدا فرمایا"۔

مندرجہ بالا آیات میں اللہ تبارک تعالیٰ نے چار قسمیں کھا کر اپنا احسانِ عظیم یاد دلایا ہے کہ اے انسان! تجھے صحت مند ،توانا اور تندرست پیدا کرنا میری شان و عظمت کی دلیل ہے۔ اور اللہ جس طرح چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، اسے کوئی پوچھنے والا نہیں:

هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاۗءُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ۔[6]

"وہ ذات جو ماں کے پیٹ میں جیسے چاہتی ہے تمھاری تصویریں بناتی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ غالب حکمت والا ہے"۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہر پیدا ہونے والے بچے کو صحت مند اور عمدہ ترکیب کے تحت پیدا فرماتا ہے۔یہی صحت مند و توانا بچے دنیا کی رونق اور چہل پہل ہیں۔لیکن اللہ رب العزت اپنی قدرت اور قوت کا مظاہرہ دوسری طرح بھی کرتا ہے تا کہ انسان دیکھ کر عبرت حاصل کرے۔

بعض اوقات ہمارے معاشرے میں ایسے بچے بھی پیدا ہوتے ہیں جو ناقص الخلقت یا عجیب الخلقت ہوتے ہیں۔مثلاً کسی کی تین ٹانگیں یا کسی کی ایک ٹانگ ہی نہیں ہوتی، کسی کے دو سر یا دو بچوں کے جسم آپس میں جڑے ہوتے ہیں، کسی کے ہاتھ نہیں ہوتے، آنکھ نہیں ہوتی یا کوئی اور نقص ہوتا ہے۔یہ سب بھی اللہ ہی کی کاریگری ہے جو انسان کے لیے باعث عبرت ہے۔تاکہ انسان اس سے سبق حاصل کرے، کبھی متکبر نہ ہو اور اس ذات کا شکر گزار رہے جس نے اسے مکمل اور عمدہ ترکیب کے ساتھ بنایا۔

ناقص الخلقت بچے پیدا ہونے کی کچھ اور وجوہات بھی بیان کی جاتی ہیں۔جن میں استقرار حمل کے وقت رحم کا صحیح صاف نہ ہونا۔رحم میں غیر طبعی مواد اور اجزاء پیدا ہونا۔رحم میں رسولی ہونا۔حاملہ کا اپنی صفائی ستھرائی کا خیال نہ رکھنا۔گندگی و ناقص خوراک کا استعمال اور ماہواری میں خرابی۔مانع حمل ادویات کا استعمال خصوصاً استقرار حمل کے آگے پیچھے کے ایام میں۔توہم پرست اور وہمی عورت بھی ایسے بچے کو جنم دے سکتی ہے کیونکہ وہ صفائی کا خیال نہیں رکھتی اور گندے ماحول میں رہتی ہے[7]۔

اسی طرح تبدیلیٔ جنس والے لوگ بھی ناقص الخلقت ہوتے ہیں۔ان میں جسمانی تکمیل نہیں ہوتی چنانچہ وہ پورے انسانی اعضا کے ساتھ پیدا نہیں ہوتے۔رحمِ مادر میں آٹھویں ہفتہ بچے کے جنسی اعضا کی نشو نما ہونا شروع ہوتی ہے۔ بچہ میں دو قسم کے کروموزومس (chromosomes) X اور Y ہوتے ہیں۔جنہیں جینز (genes) بھی کہا جاتا ہے۔ Y کروموزومس کی وجہ سے بچہ میں مردانہ اعضا (genitals) بنتے ہیں۔لیکن کبھی کبھار Y جینز کے کمزور ہونے کی وجہ سے مردانہ اعضا مکمل نشو نما نہیں کر پاتے یا واضح نہیں ہوتے، جس کی وجہ سے پیدا ہونے والا بچہ ظاہری طور پر تو بچی (female) کی صورت میں ہوتا ہے مگر حقیقتاً وہ بچہ (male) ہی ہوتا ہے[8]۔

صنفی شناخت کی خرابی کے اعتبار سے لوگوں کی اقسام:

جنسی اعضا کے اعتبار سے ان کے مختلف اقسام ہیں:

1. مردانہ جنسی اعضاء سے محروم مرد
2. ناقص زنانہ جنسی اعضا والی عورت
3. مخنث مرد
4. مخنث عورت

تبدیلی جنس کس طرح ہوتی ہے؟:

مندرجہ بالا ذکر کی گئی چار اقسام میں سے آخری تین اقسام یعنی ناقص زنانہ جنسی اعضا والی عورت اور مخنث مرد و مخنث عورت میں تو کوئی تبدیلی نہیں کرنی پڑتی[9]۔ یہ عام انسانوں کی طرح نارمل زندگی گزار سکتے ہیں اور ان کو کوئی تکلیف بھی نہیں ہوتی، ان میں سے کچھ لوگ غلط دھندہ / جنسی خواہشات کی غرض سے تبدیلی کرواتے ہیں[10]۔ جو کہ حرام ہے اور شریعت مطہرہ میں اس کی سخت مذمت ہے. ایسے لوگ شیطان کے بہکاوے میں آتے ہیں پھر ان کے لیے جہنم ہی آخری ٹھکانہ ہوتی ہے۔ ارشاد ربانی ہے کہ:

اِنۡ یَّدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَ اِنۡ یَّدۡعُوۡنَ اِلَّا شَیۡطٰنًا مَّرِیۡدًا ﴿۱۱۷﴾ لَّعَنَہُ اللّٰہُ ۘ وَ قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنۡ عِبَادِکَ نَصِیۡبًا مَّفۡرُوۡضًا ﴿۱۱۸﴾ وَّ لَاُضِلَّنَّہُمۡ وَ لَاُمَنِّیَنَّہُمۡ وَ لَاٰمُرَنَّہُمۡ فَلَیُبَتِّکُنَّ اٰذَانَ الۡاَنۡعَامِ وَ لَاٰمُرَنَّہُمۡ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلۡقَ اللّٰہِ ؕ وَ مَنۡ یَّتَّخِذِ الشَّیۡطٰنَ وَلِیًّا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ فَقَدۡ خَسِرَ خُسۡرَانًا مُّبِیۡنًا ﴿۱۱۹﴾ یَعِدُہُمۡ وَ یُمَنِّیۡہِمۡ ؕ وَ مَا یَعِدُہُمُ الشَّیۡطٰنُ اِلَّا غُرُوۡرًا ﴿۱۲۰﴾ اُولٰٓئِکَ مَاۡوٰىہُمۡ جَہَنَّمُ ۫ وَ لَا یَجِدُوۡنَ عَنۡہَا مَحِیۡصًا ﴿۱۲۱﴾[11]

"یہ تو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر صرف عورتوں کو پکارتے ہیں اور دراصل یہ صرف سرکش شیطان کو پوجتے ہیں۔ جسے اللہ نے لعنت کی ہے اور اُس (شیطان) نے بیڑا اٹھایا ہے کہ تیرے بندوں میں سے میں مقرر شدہ حصہ لے کر رہوں گا۔ اور انہیں راہ سے بہکاتا رہوں گا اور باطل امیدیں دلاتا رہوں گا اور انہیں سکھاؤں گا کہ جانوروں کے کان چیر دیں اور ان سے کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑ دیں۔ سنو! جو شخص اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا رفیق بنائے گا وہ صریح نقصان میں ڈوبے گا۔ وہ (شیطان) ان سے زبانی وعدے کرتا رہے گا، اور سبز باغ دکھاتا رہے گا، (مگر یاد رکھو) شیطان کے جو وعدے ہیں ان میں سراسر فریب کاریاں ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی جگہ جہنم ہے، جہاں سے انہیں چھٹکارا نہ ملے گا"۔

شوقیہ تبدیلی جنس تو دور کی بات نبی مکرم ﷺ نے ایسے مردوں جو عورتوں کی سی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور وہ عورتیں جو مردوں کی مشابہت اپناتی ہیں ان پر لعنت فرمائی:

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: "رسول اللہ ﷺ نے ان مردوں پر لعنت بھیجی جو عورتوں جیسا چال چلن

اختیار کریں اور ان عورتوں پر لعنت بھیجی جو مردوں جیسا چال چلن اختیار کریں"[12]۔

ان کے علاوہ اور بھی کئی نصوص ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تبدیلیِ جنس (Sex reassignment) شریعت اسلامیہ میں حرام ہے اور ایسے لوگوں پر لعنت فرمائی گئی ہے۔

اس کے بر خلاف ناقص الخلقت (Gender Identity Disorder) ہونے کی صورت میں سرجری (Operate) کروائی جاسکتی ہے۔ کیونکہ یہ ایک بیماری ہے اور بیماری کا علاج سنت نبوی سے ثابت ہے[13]۔

ناقص الخلقت کی اقسام میں پہلی قسم جنسی عضو سے محروم مرد ہے۔ یہ بھی سارے نہیں ان میں سے بعض کو بذریعہ سرجری کچھ جنسی تبدیلی کروانی پڑتی ہے اور بعض دفعہ یہ ضروری ہوتی ہے۔

پیدائش کے وقت والدین بچے کی شرمگاہ دیکھ کر اسے بچہ یا بچی تصور کرتے ہیں اور اس کا لباس، پرورش اور ماحول اسی ترتیب سے ملحوظ رکھتے ہیں۔ یعنی اگر بچہ ہے تو بچوں والا ماحول اور اگر بچی ہے تو بچیوں والا لباس اور ماحول دیا جاتا ہے۔ لیکن ناقص الخلقت کا معاملہ یہ ہے کہ ابتدا میں اس کی پیشاب کی جگہ مثل عورت ہوتی ہے اور وہ بھی کوئی اتنی نمایاں نہیں ہوتی لیکن ہوتی عورتوں جیسی ہے جس کی بنا پر والدین اسے بچی سمجھتے ہیں اور اسے لباس و ماحول بھی بچیوں والا دیتے ہیں۔ لہذا جب ایسا بچہ کھیلنے کودنے کے قابل ہوتا ہے تو گھر والے اور دیگر لوگوں کی نظر میں وہ بچی ہی ہوتا ہے۔ ابتدائی چند سالوں میں کوئی ایسی تکلیف بھی ظاہر نہیں ہوتی لیکن جونہی چند سالوں کے بعد اس کا جسم بڑھنے لگتا ہے تو وقتاً فوقتاً اس کے ہیڈو کے قریب دونوں اطراف میں بعض اوقات سخت درد اٹھتا ہے جو ناقابل برداشت ہو جاتا ہے۔ کچھ دیر کے بعد ہلکی پھلکی دوائی کے استعمال سے یہ رفع بھی ہو جاتا ہے۔ عمر کے ساتھ ساتھ دورے زیادہ اور شدید ہوتے جاتے ہیں۔ ہیڈو کے قریب نلوں والی جگہ میں ابھار بھی دونوں طرف شروع ہو جاتے ہیں جو جلد کے اوپر نمایاں نظر آنے لگتے ہیں اور دبانے سے زیر جلد دونوں طرف گول گول دو گلٹیاں بھی محسوس ہوتی ہیں۔ ایسی بچی جوں جوں بلوغت کی طرف بڑھتی ہے اس کی تکلیف میں اضافہ ہوتا جاتا ہے[14]۔ والدین پہلے ہی اس بچی کے متعلق فکر مند تھے لیکن موجودہ صورت حال زیادہ پریشان کن ہوتی ہے، جس پر دیگر کسی بھی طریقے سے قابو پانا مشکل ہوتا ہے لہذا اسے کسی ڈاکٹر یا ہسپتال کی طرف لے جانا پڑتا ہے۔ یورالوجسٹ (Urologist) ڈاکٹر طبّی معائنہ کے بعد سرجری لازم قرار دیتے ہیں۔ اتنے عرصے میں ایسی بچی جوان بھی ہو چکی ہوتی ہے، معاشرے میں بحیثیت عورت اپنا کردار ادا کر رہی ہوتی ہے۔ لہذا جیسے ہی اس کا آپریشن ہوتا ہے تو لوگ کہنا شروع کر دیتے ہیں فلاں عورت مرد بن گئی ہے، جس کی وجہ سے ایسی خبریں اخبارات کی زینت بنتی ہیں موجودہ دور میں جدید سرجری کی بدولت ایسا ہوا ہے ورنہ پہلے لوگ صرف پیٹ درد کے نام سے واقف تھے۔ علاج نہ کرواتے چنانچہ بندہ ہیجانی کیفیت میں مبتلا ہو جاتا، جذباتی شدت سے

دیوانگی اور پوشیدہ امراض سے موت واقع ہو جاتی اور لوگ سمجھتے کہ پیٹ درد ہی ہوا تھا۔

صنفی جنس کی تبدیلی کی حقیقت:

تبدیلی جنس کی حقیقت یہ ہوتی ہے کہ یہ لوگ ابتداہی سے یا تو مرد ہوتے ہیں یا مردانہ خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں لیکن والدین نے ناقص الخلقت پیدا ہونے، ابتدائی جسمانی معائنہ کے بعد کا علم نہ ہونے کی وجہ سے یا جنسی عضو کے نا مکمل یا مثل عورت ہونے کی وجہ سے اسے بچی قرار دے دیا لیکن جب اس کے جنسی اعضاء نے عمر کے ساتھ ساتھ کام کرنا شروع کیا۔ان میں جنسی لہریں پیدا ہونا شروع ہوئیں تو پتا چلا کہ جنسی اعتبار سے یہ کچھ اور ہے۔یورالوجی کہتی ہے کہ ایسے شخص کے پہلے ہی سے مردانہ اعضا ہوتے ہیں لیکن وہ کسی پیچیدگی کی وجہ سے زیر جلد پوشیدہ رہتے ہیں لیکن جب ان میں بلوغت کے وقت تحریک پیدا ہوتی ہے تو پھر ان کو جلد سے باہر نکلنا پڑتا ہے۔ڈاکٹر حضرات کے نزدیک ایسے شخص کے وقفے وقفے سے تین آپریشن کرنے پڑتے ہیں۔پہلے آپریشن میں خصیا تین جلد سے باہر نکالنا ہوتے ہیں تاکہ ان میں جنسی لہریں برداشت کرنے کی قوت پیدا ہو۔اسی لیے مرد کے خصیا تین اللہ تعالیٰ نے باہر فٹ کیے ہیں ورنہ جنسی تحریک کے وقت ناقابل برداشت درد ہو[15]۔

ایسے مریض کا آپریشن فوراً نہیں ہوتا بلکہ اس کے دو بڑے ٹیسٹ ہوتے ہیں۔جن کے بعد یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ اس مریض کا آپریشن کیا جانا ہے یا نہیں۔سرجری کے بعد ایسے لوگوں کا آلہ تناسل بڑھتا ہے، خصیا تین میں جب حرکت و تحریک پیدا ہوتی ہے تو ان میں سے ایسے ہارمون خارج ہوتے ہیں جو جسمانی بناوٹ کو مردوں جیسی کرتے ہیں۔

تبدیلی جنس زدہ کے لیے عبادات و میراث کے احکام:

اگر جنسی تبدیلی واقعتاً مذکورہ بالا طریقے سے تمام تقاضے پورے کرنے کے بعد ہوئی ہے تو پھر ایسے شخص کے لیے عبادات و میراث میں وہی احکام ہوں گے جو کہ عام مردوں کے لیے ہوتے ہیں۔کیونکہ وہ حقیقتاً مرد ہی تھا۔احکامِ شرعی کی تعمیل میں بھی یہ مردوں ہی کی طرح پابندی کرے گا۔لباس ماحول اور رہن سہن سارا مردوں جیسا ہو گا۔

جیسا کہ سعودی علماء کی کمیٹی کے سامنے کیے گئے سوال کے جواب میں انھوں نے فتویٰ دیا کہ:

"۔ ۔ ۔ یہ جاننے کے بعد واضح ہو کہ جو شخص مخنث پیدا ہوتا ہے وہ دو حالتوں سے خالی نہیں ہوتا:

پہلی حالت: غیر مخلوط مخنث: یہ وہ شخص ہے جس میں مرد کی علامتیں اکثر و بیشتر موجود ہوں، تو اس جیسے شخص کے ساتھ عبادت وغیرہ معاملات میں مرد کا معاملہ کیا جائے گا۔اور طبّی طور پر علاج کرانا جائز ہے۔جس سے مردانگی کا اشتباہ (گمان، شبہ[16]) ختم ہو جائے۔یا وہ شخص ہے جس پر نسوانیت کی علامتیں غالب ہوں، اور یہ جان لیا جائے کہ یہ

شخص عورت ہے، اس کے ساتھ عبادات وغیرہ میں عورتوں کا معاملہ کیا جائیگا، اور اس کا طبّی علاج کرنا جائز ہے، جس سے اس کی نسوانیت کا اشتباہ ختم ہو جائے۔

دوسری حالت: مخلوط مخنث: اور یہ وہ شخص ہے جس کے اندر بلوغت کے وقت مرد یا عورت کی علامتیں واضح نہ ہوں، یا بچپن ہی میں انتقال ہو جائے، یا جس میں علامتیں متضاد ہوں تو ایسا شخص عبادات وغیرہ میں احتیاط کے پہلو پر عمل کریگا"[17]۔

پاکستان میں تبدیلی جنس کی سرجری کے لیے کوئی قانون موجود نہیں ہے۔ فیصل آباد کے ایک رہائشی محمد احمد عبداللہ جس کا نام نورین اسلم تھا عمر 28 سال نے لاہور ہائی کورٹ میں قانونی درخواست دی جس میں استدعا کی گئی تھی کہ اسے تبدیلی جنس کے لیے سرجری کی اجازت دی جائے۔ لاہور ہائی کورٹ نے اپریل 2008ء کو درخواست گزار کو اس آپریشن کی اجازت دے دی[18]۔ اس کے بعد سے اب لاہور اور کراچی میں یہ سرجری کی جاتی ہے۔

نتیجہ:

تبدیلی جنس کے لیے سرجری دو قسم کے لوگ کرواتے ہیں جن میں اول الذکر وہ ہیں جو کہ شوقیہ یا جنسی لذات حاصل کرنے کے لیے یہ عمل کرواتے ہیں۔ شریعت اسلام میں اس قسم کی سرجری کی سختی سے ممانعت ہے اور یہ سرجری حرام ہے۔

دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جو ناقص الخلقت (Gender Identify Disorder) کے مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ ایک بیماری ہے اور ایسے مریض کے لیے تبدیلی جنس (Sex Reassignment Therapy) کروانے میں شرعی طور پر کوئی قباحت نہیں ہے۔ اور ایسے مریض کے لیے شرعی احکام بھی اس کی غالب جنس کے مطابق ہوں گے۔

مراجع وحواشی

[1] ڈاکٹر فواد سیز گین؛تاریخ علوم میں تہذیبِ اسلامی کا مقام؛ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد؛اشاعت دوئم 2005، ص۔50
[2] www.surgeryencyclopedia.com/pa-st/Reassignment-Surgery.html
[3] Roberto, L. Research Article: Issues in diagnosis and treatment of transsexualism. Archives of Sexual behavior 1983:12(5);445-73, www.ncbi.nlm.nih.gov
[4] Hoening, J, Kenna J. The prevalence of transsexualism in England and Wales. British Journal of Psychiatry, 1974;124(579):181-90, www.ncbi.nlm.nih.gov
[5] سورہ التین 95: 1-4
[6] سورہ ال عمران 3: 6
[7] شوکانی محمد شوکت؛اسلام اور جدید میڈیکل سائنس؛دارالاندلس، لاہور؛ص۔35
[8] Dr.A.Javov Primal Center; Gender Identity Disorder; Encyclopedia of Mental disorder
[9] www.surgeryencyclopedia.com/pa-st/Reassignment-Surgery.html
[10] A.W. Yousafzai, Naila Bhutto, Case Report: gender Identity disorder. Is this a potentially fatal condition? Department of Psychiatry, The Aga Khan University Hospital, Karachi; 2007;19(4)136-137
[11] سورہ نساء 4: 117-121
[12] بخاری محمد بن اسماعیل؛ صحیح بخاری؛مکتبہ قدوسیہ، لاہور، 2004، كِتَاب اللِّبَاسِ، باب الْمُتَشَبِّهُونَ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتُ بِالرِّجَالِ، ج۔7، ح۔5885، ص۔384
[13] بخاری محمد بن اسماعیل؛ صحیح بخاری؛مکتبہ قدوسیہ، لاہور، 2004، كِتَاب الطِّبِّ، بَاب مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً، ج۔7، ح۔5678، ص۔279
[14] Chanika Phornphutkul, A. P:gender Self Reassignment in an XY Adolescent female pediatrics, July 2000, volume 106/Issue 1;www. born with ambiguous gentitalia; Pediatrics.aappublications.org
[15] شوکانی محمد شوکت؛اسلام اور جدید میڈیکل سائنس؛دارالاندلس، لاہور؛ص۔36
[16] فیروز اللغات، نیو ایڈیشن، لاہور، ص۔66
[17] عمومی ایوانِ صدارت برائے علمی تحقیقات وافتاء؛مملکت سعودی عرب، www.alifta.com/Fatwa، فتویٰ نمبر۔21058، جلد۔25، ص۔51،
[18] Newspaper daily "The Nation" dated 30-4-2008